

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ

(ازمروانا حافظ محمد اسحق صاحب صدر مدرس تقویۃ الاسلام لاہور)

(۱)

نام و نسب | سعید بن مسیب نام، ابو محرزیت، فقیہ، الفقیہ القتب، فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت کے تیسرے سال مدینہ طیبہ میں پیدا ہوئے، آپ کے والد مسیب کو شرف صحبت حاصل تھا، دوسرے صحابہ کے ساتھ بہتہ ارضوں میں شریک تھے۔ ذریعہ معاش تجارت تھا، ان سے سات احادیث مروی ہیں۔ دو متفق علیہ ہیں اور ایک میں امام بخاری، متفرقین، ابوالقاسم کی وفات کی حدیث کے یہی راوی ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کے علاوہ ابی بن کعب اور ابوسفیان سے بھی استفادہ کیا، ان سے ان کے صاحبزادے سعید ہی روایت کرتے ہیں، آپ کے دادا حزن بن صحابی ہیں۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور جنگ کلمہ میں بھی شریک ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ کہنے لگے میرا نام حزن ہے، آپ نے فرمایا یہ نام بدل کر اپنا نام سہل رکھو، حزن کے معنی سخت زمین ہے، جس سے درختی اور نامہواری شکیں ہے اور سہل نرم زمین کو کہتے ہیں، اس میں رفتی اور نرمی کی طرف اشارہ ہے، بولے میں اپنے باپ کے رکھے ہوئے نام کو بدلنا نہیں چاہتا، نیز یہ بھی ہے۔ ہم کو ہر ایک دانیقہ اور بے آبرو کر ڈالتا ہے، سعید کہتے ہیں میرے خیال میں شاید اسی وجہ سے ہمارے خاندان میں شہرت اور درستی پائی جاتی ہے۔ ان کے بیٹے سعید ہی روایت کرتے ہیں۔ ان دنوں آپ کی مصیبت ہی کی روایت ہے کہ ان کے تحت جگر امام سعید کو علم شریعت میں وہ بلند مقام حاصل ہوا کہ امت نے بالاتفاق سرتاج تابعین تسلیم کر لیا۔

اساتذہ | چونکہ آپ کا شمار کبار تابعین میں ہے اس لئے بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ اور صحابیات سے آپ کو شرف تلمذ حاصل ہے، مندرجہ ذیل خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

۱۔ تہذیب الاسماء والصفات للقرظی ص ۶۰ ج ۲۔ ۲۔ الاما تیر فی معرفۃ الصحابہ ص ۶۶ ج ۲ سنن ابوداؤد

ص ۶۶ و مشکوٰۃ شریف ص ۴۰۹

رکھتی تھی، یہ اسی طبقہ صادق کا نتیجہ ہے کہ آپ علم و فضل کے اس اونچے مقام پہنچے کہ آپ کو بالاتفاق رئیس انصاریین تسلیم کر لیا گیا اور فقہ الفہنا کے متنازع لقب سے عقب ہونے۔ اس علمی برتری اور تقویٰ کو دیکھ کر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جیسے علیل القدر اور عظیم المرتبت صحابی اپنے ملائکہ کو فرمایا کرتے تھے: "اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پالیتے تو آپ انہیں دیکھ کر خوش ہوتے" خود حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد صادق اعظم رضی اللہ عنہما کے بہت سے فیصلہ جات اور دیگر امور کے متعلق ان سے معلومات حاصل کرتے تھے، ایک دفعہ آپ سے کسی نے کوئی مسئلہ دریافت کیا تو فرمایا سعید سے پوچھو اور پھر مجھے اگر اطلاع دو، اس نے ایسا ہی کیا، فرمانے لگے میں نہیں کہا تھا، یہ ایک نادرہ روزگار عالم ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور سرت عثمان رضی اللہ عنہما کے فیصلہ جات کا جتنا علم انہیں تھا، کسی دوسرے کو نہیں تھا، خود فرماتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر حضرت عمر اور حضرت عثمان کے فیصلہ جات کا مجھ سے زیادہ علم رکھنے والا کوئی باقی نہیں رہا،

ما بقی احد اعلم بكل قضاء قضاہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وکل قضاء قضاہ ابوبکر وکل قضاء
قضاہ عمرو بن مرویتہ وکل قضاء
قضاہ عثمان مینی

حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے فیصلہ جات اور احکام کے حفظ و ضبط کا جو اہتمام آپ نے کیا کسی دوسرے نے کم ہی کیا ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو رادیہ عمر کہا جاتا تھا۔

اساتذہ کا انتخاب آپ اساتذہ کے انتخاب میں بے حد متاثر تھے کسی ایسے آدمی سے روایت لینا پسند نہیں کرتے تھے جو لمحاظ اصول و ضوابط محدثین پایہ اعتبار سے گرا ہوا ہو، صرف اسی شخص کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کرتے تھے۔ جو حفظ و اتقان اور ثقاہت و عدالت میں اونچے مرتبہ پر فائز ہوتا تھا۔

یزید بن ابی مالک کہتے ہیں، ایک دفعہ آپ نے مجھ سے ایک حدیث بیان کی، میں نے پوچھا اے ابو بکر یہ حدیث آپ نے کس سے لی ہے؟ فرمانے لگے اے شامی پڑھنے کی فکر کرو اور یرم پوچھو، ہم بجز ثقاہت

سہ ابن خلکان ص ۲۰۶ ج ۱، سنہ تہذیب ص ۸۶ ج ۲، سنہ ابن خلکان ص ۲۰۶ ج ۱، سنہ تہذیب ص ۸۶ ج ۲، سنہ تہذیب ص ۸۶ ج ۲

کسی سے روایت نہیں کیے۔

حافظہ | آپ کی یادداشت نہایت قوی اور حافظہ بڑا مضبوط تھا، ایک دفعہ کی سنی ہوئی بات دل میں اس طرح نقش ہو جاتی تھی جیسے پتھر پر لکیر خود فرماتے ہیں میں نے جو کچھ اپنے دل کے سپرد کیا اس نے اس میں میری کبھی خیانت نہیں کی۔

علم و فضل | اسلسلہ جہد و جہد اور مگنا سہی و عمل کا نتیجہ ہوا کہ آپ علم کا ایک بحر ناپیدا کنار بن گئے، آپ کے علمی تفوق، ریاضت و عبادت اور زہد و ورع کا مخالف و موافق اور دشمن و دوست سب نے اقرار کیا ہے، اور تو اور خود صحابہ کرام اور تابعین عظام تک آپ کے علم و فضل کے معترف اور مدح حقے حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں۔ **انہ حد العلماء**، **لم یجہی فرمایا ہو والدواحد المتقین**، **فقہ شام امام محول** فرماتے ہیں میں طلب علم کے لئے تمام دنیا میں پھرا مگر سعید بن مسیب سے بڑا کوئی عالم نہیں دیکھا۔ حضرت قتادہ کا بیان ہے میں نے امام حسن بصریؒ کا دوسرے علماء سے موازنہ کیا تو انہیں علم میں سب سے بڑھا ہوا پایا، مگر اس قدر نور علم کے باوجود جب انہیں کوئی علمی اشکال پیش آتا تو اس کے حل کے لئے حضرت سعید بن مسیب کی طرف رجوع کیا کرے، **ھے امام علی بن مدینی فرماتے ہیں**، میں تابعین میں کوئی ایسا شخص نہیں جانتا جس کا علم حضرت سعید بن مسیب جتنا وسیع ہو، آپ میرے نزدیک تابعین میں ایک جلیل القدر شخصیت کے مانگ ہیں جب آپ فرادیں کہ سنت اس طرح ہے تو یہ اس کی صحت کی ضمانت کے لئے کافی ہے۔

سمیون بن مخران کا بیان ہے میں جب مدینہ منورہ آیا اور وہاں کے سب سے بڑے عالم کے متعلق دریافت کیا تو لوگوں نے مجھے حضرت سعید بن مسیب کے گھر کا راستہ بتایا۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں تابعین میں آپ سے بڑھ کر سمجھ دار کوئی نہیں ہے، آپ حضرت ابو ہریرہ کی احادیث تمام تابعین سے زیادہ صحیح بیان کرتے تھے اور ان کے داماد بھی تھے۔ **حافظ ذہبی ج کہتے ہیں۔**

کان وسیع العلم و اضر الحرمۃ علم میں وسعت، بے پناہ احترام، دیانت میں

۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱۵۶۸ ۱۵۶۹ ۱۵۷۰ ۱۵۷۱ ۱۵۷۲ ۱۵۷۳ ۱۵۷۴ ۱۵۷۵ ۱۵۷۶ ۱۵۷۷ ۱۵۷۸ ۱۵۷۹ ۱۵۸۰ ۱۵۸۱ ۱۵۸۲ ۱۵

متین الدیانہ قرالباالحق فقیہ
پنگلی ہتی کا بر ملا اعلان اور تقاضا ہے نفس آپ کے
المنفس

تمناز صفات تھے،

امام نووی فرماتے ہیں، امامت، جلال، تقدیر، علم و فضل اور تمام نیک اعمال اور خصال حسنہ
میں آپ کے تقدم و برتری پر جملہ علماء کا اتفاق ہے، اس اننا لعین حضرت قتادہ، امام کھول اور امام
ابن شہاب زہری فرماتے ہیں ہم نے سعید بن مسیب سے بڑا کوئی عالم نہیں دیکھا۔ امام کھول کو جب
آپ کی وفات کی اطلاع ملی تو فرماتے لگے آج سب لوگ علم میں برابر ہو گئے ہیں یعنی جوان میں ممتاز تھا
وہ اٹھ گیا، امام زہری فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید بن مسیب کی ہم نشینی میں پورے سات سال بسر
کئے، میرے خیال میں ان جیسا علم کسی کے پاس نہیں تھا۔

حدیث | علم حدیث اچکا وہ مخصوص فن ہے جس کی تحصیل پھر تدریس و تعلیم میں آپ کی زندگی کا ایک
ایک وقت رہا۔ اس علم سے آپ کی محبت اور وابستگی کا یہ عالم تھا۔ کہ اس کی ایک ایک روایت جمع کرنے
سے آپ نے کئی کئی رات اور کئی کئی دن سفر کی صعوبتیں برداشت کیں اور اس راہ میں پیش آنے
والی ہر مصیبت کا خندہ پیشانی سے استقبال کیا اس فن میں آپ کو وہ درک حاصل تھا کہ حضرت عبدالسبن عمرو
جیسے وسیع العلم صحابی بہت سی چیزوں کے حل میں آپ کی طرف رجوع فرمایا کرتے تھے اور اپنے تلامذہ
اور متعلمین کو ان سے استفادہ کی تلقین کیا کرتے تھے، تابعین عظام اور تابع تابعین کے لئے آپ کا حلقہ
درس آخری درس گاہ تھا۔ جس سے تشنگی بجائے بغیر وہ اپنے سرمایہ علم میں کمی محسوس کیا کرتے تھے۔

حدیث کا احترام | آپ کی نظر میں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس قدر احترام تھا کہ بیماری
کی حالت میں بھی جبکہ نماز جیسے اہم فریضہ میں رعایت اور بیمار کو لیٹ کر پڑھنے کی اجازت ہے، آپ
لیٹے لیٹے حدیث بیان کرنا خلافت ادب سمجھتے تھے، اگر ضرورت پڑتی تو بہ ہرزادقت میٹھ کر ہی بیان فرماتے
چنانچہ ایک دفعہ آپ بیمار تھے، کسی نے آپ سے ایک حدیث کے متعلق سوال کیا، بڑی مشکل سے
اٹھے حدیث بیان کی اور پھر لیٹ گئے۔ سائل نے کہا حضرت! اتنی تکلیف کی حاجت نہیں تھی، آپ
لیٹے لیٹے فرماتے۔ فرمانے لگے مجھے یہ سخت ناپسند ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث

لے تذکرہ الحفاظ ص ۵۱ ج ۱، اسلہ تہذیب الاسماء ص ۲۲۰ ج ۱، اسلہ شذرات الذهب ص ۱۰۳ ج ۱، تذکرہ الحفاظ

ص ۵۱ ج ۱، اسلہ تذکرہ ص ۵۲ ج ۱، اسلہ البدایہ ص ۹۹ ج ۹

لیٹ کر بیان کر دئے

فقہاء علم فقہ میں آپ کو وہ بلند مقام حاصل تھا جو آپ کے زمانہ میں کسی دوسرے کو حاصل نہیں ہوا۔ اس فن میں آپ کی مجتہدانہ شان استعداد اور مہارت کا اندازہ کرنے کے لئے یہی کافی ہے کہ آپ نے منورہ کے شہرہ آفاق فقہائے سب سے کس سے جن پر اس دور اور بعد کے اواد میں فقہ اسلامی کا خلاصہ لکھا تھا، اسی لئے آپ کو فقہیہ الفقہاء کہا جاتا تھا۔ امام اوزاعی جو خود بہت بڑے فقیہ تھے فرماتے ہیں کہ میں نے امام ابن شہاب زہری اور امام کچول سے پوچھا جن فقہاء سے آپ کو ملنے اور استفادہ کرنے کا اتفاق ہوا ہے ان میں سب سے بڑا فقیہ کون ہے؟ دونوں ایک زبان پر بے ہم نے حضرت سعید سے بڑا فقیہ کوئی نہیں دیکھا۔ امام قتادہ کا بیان ہے میں نے حرام و حلال کو ان سے زیادہ جاننے والا کوئی عالم نہیں پایا۔ امام زہری کا کہنا ہے مجھے عبد اللہ بن ثعلبہ نے کہا اگر فقہ سلکینا چاہتے ہو تو اس شیخ و حضرت سعید بن مسیب کا دامن پکڑو۔ سلیمان بن موسیٰ فرماتے ہیں آپ تابعین میں سب سے بڑے فقیہ تھے۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں آپ فقہ روین، تورع، عبادت اور جملہ فضائل میں تابعین کے رئیس تھے اور فقہائے حجاز میں آپ کا مقام سب سے اونچا تھا۔ عبد الرحمن بن زید بن اسلم کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چار صحابہ حضرت عبد اللہ بن عباس، رضی اللہ عنہما، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن زبیر اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے انتقال کے بعد تمام اسلامی شہروں میں علم فقہ پر رونق پائی تھی۔ چنانچہ مکہ میں عطاء ابن میں غازی، ایمامہ میں یحییٰ بن ابی کثیر البصرہ میں حسن بصری، کوفہ میں ابی اسحاق نجفی، شام میں کچول اور خراسان میں عطاء خراسانی مسند فقہ پر رونق افروز ہوئے۔ صرف مدینہ منورہ میں یہ اعزاز قریش کے مسلمان امام حضرت سعید بن مسیب کے حصہ میں آیا۔

تفسیر تفسیر قرآن میں بھی آپ کو خاص ملکہ حاصل تھا۔ ابن العباد حبلی کہتے ہیں۔ ہومن فقہا و المذہب جمع بین الحدیث والتفسیر والفقہ والورع والعبادۃ۔ مگر تفسیر بالمراسی سے بہت جتنے تھے۔ یحییٰ بن سعید سے مروی ہے، آپ سے کتاب اللہ کسی آیت کی تفسیر دریافت کی گئی تو فرمایا میں قرآن

سے البدایہ والنہایہ ص ۱۰۰ ج ۹ سے البدایہ والنہایہ ص ۱۰۰ ج ۹۔

سے البدایہ والنہایہ ص ۹۹ ج ۹ سے تہذیب التہذیب ص ۲۴ ج ۲ سے تہذیب التہذیب ص ۱۸۴ ج ۲ سے

تہذیب المسلمین ص ۲۲ ج ۱۰ سے تہذیب التہذیب ص ۲۴ ج ۲ سے تہذیب التہذیب ص ۱۸۴ ج ۲ سے

اپنی رائے سے کچھ نہیں کہتا، اس حیثیت کی وجہ سے آپ کو بحیثیت مفسرہ شہرت و ناموری حاصل نہیں ہوئی جو محدث اور فقیر ہونے کی حیثیت سے آپ کو حاصل تھی۔ (باقی)

بحیثیت ترجمہ جات

یہ بشریت، ملکیت اور ملیت کی حقیقتوں، عملاتین فطرتوں کی ایک حسین داستان ہے۔ بزبان حال ہم یہ قصہ چڑھتے ہیں۔ کہ دیوار نے کھونٹی سے پوچھا کہ تو مجھ میں سوراخ کیوں کرتی ہے؟ کھونٹی نے جواب دیا کہ یہ سوال اس سے کر جو مجھے ٹھونک رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ دیوار نے کوئی سوال کیا اور نہ کھونٹی نے کوئی جواب دیا۔ بلکہ ایک قصے کے پیرائے میں ایک خاص حقیقت بیان کی گئی۔ کلیدہ و منہ ایسی ہی داستانوں سے بھری ہے۔ رومی و عطار نے اس طرح کے بے شمار قصے لکھے ہیں۔ ان کا مقصد صرف ایک حقیقت کو بیان کرنا ہوتا ہے۔ ڈرامائی انداز... ہے قرآن نے بھی بشری، ملکی اور جنی فطرتوں کو بیان کرنے کے اسی طرح کا دلنشین انداز اور پیرایہ قصہ اختیار فرمایا ہے۔ (ثقافت ص ۶۸ مجریہ جنوری ۱۹۵۶ء)

مجھے آپ، الدعانہ کا بیان فرمودہ قصہ حضرت آدم کوئی امر واقعی نہیں، خارج میں اس کا کوئی وجود نہیں ہوا۔ بایں اسکی حیثیت کلیدہ و منہ کی کہانیوں اور دلنشین ڈرامائی انداز کی ہے، کیونکہ کلمہ من ۱۰ و اھمھم ان یقولون الا کذباً اور وہی کی حقیقت یوں بیان کی گئی ہے کہ وہ —————؛

حضرت کی اندرونی راہنمائی ہے "اس نطفہ کے متفرق طور پر استعمال سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایسا ہے کرام کا چاند بہام اسی قوت کی ایک ترقی یافتہ شکل ہے جس کے ذریعہ خلاق قدرت، حیوانات اور عام انسانوں کی راہنمائی کرتا ہے، البتہ ان اشکال کے مداح میں بہت بڑا فرق ہے۔ جس طرح ماہرین فن اپنی اپنی ایجادات و اختراعات میں حضرت کی اندرونی راہنمائی سے مستغنی نہیں ہو سکتے ہیں اور جب کسی شعبہ فن میں اس کے ماہر کو کوئی نئی بات سوجھتی ہے، تو وہ حضرت اندرونی ہدایت کا نتیجہ ہوتی ہے..... اسی طرح انبیاء اور رسولوں نے بڑی نطرت سے پرتعلیقات اخذ کئے ہیں وہ بھی..... اندرونی بہام..... کا نتیجہ ہیں..... یہ بھنا صحیح نہ ہو گا کہ ان پر خارج سے کوئی قوت عمل کرتی ہے" (اسلام کی بنیادی حقیقتیں ص ۶۳)

مطلب یہ کہ انبیاء علیہم السلام کی "وحی" کی حیثیت بس ایک محدود قسم کے ماہر فن کی حیثیت ہے، کہاں کا خوشترہ اور کہاں کا سازو آہنگ ایک صاحب کلمتے میں کہ نبی اسرائیل :-

مگے انخطاط کے زمانے میں..... اور انبیاء زادوں کی تعداد ایک ہی وقت میں سینکڑوں تک تھی اور ان کی

